Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق جو خبر آج ۱۹ ستمبر کو پہنچی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور کا بخار پہلے تو ٹوٹ گیا تھا۔ مگر اب پھر شروع ہو گیا ہے۔ اور ایسا بخار ہے کہ ٹمپریچر نارمل نہیں ہوتا۔ پاؤں میں جو موچ آگئی تھی۔ اس کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ اور چل پھر نہیں سکتے۔ اللہ تعالے اس وجود مسعود کو جلد صحت کاملہ و شفاء عاجلہ بخشے۔

دوسری خبر یہ ہے۔ کہ ۱۴ ستمبر یا ۱۴ ستمبر کو سری نگر سے روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔

(۲) مکرم معظم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے حج کعبہ سے مشرف ہو کر واپس قادیان میں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت امیر لوکل جماعت احمدیہ قادیان اور امام صلوٰۃ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب تبت سے احباب کے ساتھ آپ کے استقبال کے لئے دو میل تک گئے۔ چوہدری صاحب کی سادگی نہایت اثر انداز ہے۔

(۳) حضرت سید محمد اسحٰق صاحب جلسہ سالانہ کے لئے تمام احباب احباب جماعت سے حاصل کرنے میں سعی موفور فرما رہے ہیں۔ جس میں انہیں بہت حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اللہ تعالے آپ کو جزاء خیر بخشے۔

مناجات

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ)

میں عاجز درماندہ ہوں + در پہ تیرے افتادہ ہوں

کھول دے مجھ پر اپنا در + رحم کی فرما مجھ پر نظر

چھوڑ نہ مجھ کو ظلمت میں + داخل کر لے رحمت میں

تو نزدیک ہے میں ہوں دور + میں ہوں اندھیرا تو ہے نور

نور کا پرتو مجھ پر ڈال + مجھ کو اندھیرے گھپ سے نکال

عشق کی دولت مجھ کو دے + اپنی محبت مجھ کو دے

تاج غلامی سر پہ رکھ + حاضر اپنے در پہ رکھ

اللہ دار احمدیہ پریس قادیان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر کے چھپا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے حبیب کی پیاری باتیں

ایک مؤذن کی گرفتاری اور رہائی

انگریزوں کا قدم رحمت و برکت کا قدم ہے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ جب اول ہی اوّل انگریز آئے۔ تو ہوشیار پور میں کسی مؤذن نے اونچی اذان کہی۔ چونکہ ابھی ابتدا تھی اور ہندوؤں اور سکھوں کا خیال تھا۔ کہ یہ بھی اونچی اذان کہنے پر روکیں گے۔ یا ان کی طرح اگر گائے کو کسی سے زخم لگ جاوے۔ تو اس کا ہاتھ کاٹیں گے۔ اس اونچی اذان کہنے والے مؤذن کو پکڑ لیا۔ ایک بڑا ہجوم ہو گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر کے سامنے وہ لایا گیا۔ بڑے بڑے رئیس مہاجن جمع ہوئے۔ اور کہا حضور ہمارے آٹے بھرشٹ ہو گئے۔ ہمارے برتن ناپاک ہو گئے۔ جب یہ باتیں اس انگریز کو سنائی گئیں۔ تو اسے بڑا تعجب ہوا۔ کہ کیا بانگ میں ایسی خاصیت ہے۔ کہ کھانے کی چیزیں ناپاک ہو جاتی ہیں۔ اس نے سررشتہ دار سے کہا۔ کہ جب تک تجربہ نہ کر لیا جاوے۔ اس مقدمہ کو نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے مؤذن کو حکم دیا۔ کہ تو پھر اسی طرح بانگ دے وہ ڈرا۔ کہ شاید دوسرا جرم ہو۔ مگر جب اس کی تسلی دی گئی اس نے اسی قدر زور سے بانگ دی۔ صاحب بہادر نے کہا۔ کہ ہم کو تو اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچا۔ سررشتہ دار سے پوچھا۔ کہ تم کو کوئی ضرر پہنچا۔ اس نے بھی کہا۔ کہ حقیقت میں کوئی ضرر نہیں۔ آخر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ اور کہا گیا۔ جاؤ جس طرح چاہو بانگ دو۔ اللہ اکبر یہ کس قدر آزادی ہے۔ اور کس قدر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ پھر ایسے احسان پر اور ایسے انعام صریح پر بھی اگر کوئی دل گورنمنٹ انگریزی کا احسان محسوس نہیں کرتا۔ وہ دل بڑا کافر نعمت اور نمک حرام اور سینہ سے چیر کر نکال ڈالنے کے لائق ہے ✦

ایک اور مؤذن کی گرفتاری | خود ہمارے اس گاؤں میں جہاں ہماری مسجد ہے۔ کارداروں کی جگہ تھی۔ ہمارے بچپن کا زمانہ تھا۔ لیکن میں نے معتبر آدمیوں سے سنا ہے۔ کہ جب انگریزی دخل ہو گیا۔ تو چند روز تک وہی قانون رہا۔ ایک کاردار آیا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک مسلمان سپاہی تھا۔ وہ مسجد میں آیا۔ اور مؤذن کو کہا۔ کہ بانگ دے۔ اس نے وہی گنگنا کر اذان دی سپاہی نے کہا۔ کہ کیا تم اس طرح پر بانگ دیتے ہو۔ مؤذن نے کہا۔ ہاں اسیطرح دیتے ہیں۔ سپاہی نے کہا۔ کہ نہیں کوٹھے پر چڑھ کر اونچی آواز سے اذان دے۔ اور جس قدر زور سے ممکن ہے۔ دے وہ ڈرا۔ آخر اس نے زور سے بانگ دی۔ تمام ہندو اکٹھے ہو گئے۔ اور ملا کو پکڑ لیا بیچارا بہت ڈرا۔ اور گھبرایا۔ کہ کاردار مجھے پھانسی دیدیگا۔ سپاہی نے کہا۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ آخر سنگدل چھری مار برہمن اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ مہاراج اس نے ہم کو بھرشٹ کر دیا۔ کاردار تو جانتا تھا۔ کہ سلطنت تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اب وہ سکھا شاہی نہیں رہی۔ مگر ذرا دبی زبان سے پوچھا۔ کہ تو نے اونچی آواز سے بانگ کیوں دی؟ سپاہی نے آگے بڑھ کر کہا۔ کہ اس نے نہیں میں نے بانگ دی۔ کاردار نے کہا۔ کمبختو! کیوں شور ڈالتے ہو۔ لاہور میں تو اب کھلے طور سے گائے ذبح ہوتی ہے۔ تم ایک اذان کو روتے ہو۔ جاؤ چپکے ہو کر بیٹھو رہو۔ الغرض یہ واقعی اور سچی بات ہے۔ جو ہمارے دل سے نکلتی ہے۔ جس قوم نے ہم کو تحت الثریٰ سے نکالا ہے۔ اس کا احسان ہم نہ مانیں۔ یہ کس قدر ناشکری اور نمک حرامی ہے ✦

الحکم کی نسبت

الحکم چونکہ بوجہ کئی ماہ شایع نہ ہو سکنے کے رجسٹریشن سے نکل گیا ہے۔ اس لئے ایک پیسہ میں اس کا پرچہ دوسرا رجسٹر نمبر ملنے تک نہیں جا سکتا۔ لہذا ۱۴ ستمبر و ۲۱ ستمبر کے دو پرچے اکٹھے کر کے بھیجے گئے۔ امید ہے۔ جلد یہ مشکل حل ہو گی ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحکم (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان - مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء

عالمگیر قحط کا اندیشہ

(ہمیں کیا کرنا چاہیئے)

اندریں وقت مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

(ایڈیٹر)

جنگ یورپ ہولناک مصائب کا پیش خیمہ اور مقدمۃ الجیش تھی۔ ۱۹۱۴ء سے دنیا میں جو تلاطم شروع ہوا ہے۔ وہ ابھی تک ربع مسکون کو سکون کی حالت میں آنے نہیں دیتا۔ اس وقت ایک عالمگیر قحط کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ قحط نمایاں ہوگیا ہے۔ روس کی جو حالت . . . . . قحط کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس داستان الم کے اظہار کے لئے نہ زبان قلم میں طاقت ہے۔ اور نہ دل میں اس قدر حوصلہ اور سکت کہ اسے سن سکے۔ اکیلا روس ہی اس مصیبت میں مبتلا نہیں دوسرے ملکوں کی حالت بھی بہتر نہیں۔ اور اب ہندوستان میں جو قحط اور افلاس کے بادل برسنے لگے ہیں۔ اس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہندوستان کے رہنے والوں اور ہندوستان کی حکومت کو حیران اور پریشان کر دیا ہے۔ پنجاب میں (جو غلہ پیدا ہونے کا گھر ہے) چند ہی روز میں جو حالات ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ ایسے نہیں کہ ہم کو خاموشی سے دیکھنے کی اجازت دیں:

ہماری جماعت بوجہ اپنی امن پسندی اور سیاسی معاملات سے علیحدگی کی پولیسی کے کانٹے کی طرح سے کھٹکتی ہے۔ اور پھر یہ جماعت غربا کی جماعت ہے۔ اور اس پر خدا تعالیٰ نے جو فرض اس کے ذمہ رکھ دیا ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے بھی آئے دن مالی قربانیوں کیلئے اسے آمادہ رہنا لازمی ہے۔ ان حالات میں سلسلہ کے مرکز میں جو کام اس وقت جاری ہیں۔ ان کا قائم اور جاری رہنا نہایت اہم ہے۔ اگرچہ ایک لحظہ کے لئے بھی ہمیں یہ خطرہ نہیں۔ کہ یہ کام بند ہو جائیں گے۔ مگر اس وقت جب کہ کام کرنے کا خاص وقت ہے۔ اگر ہماری رفتار میں ذرا بھی سستی واقع ہوئی۔ تو ہماری منزل بہت دور ہو جائے گی:

اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مرکزی ضروریات کے لئے اس وقت خاص توجہ کریں۔ لنگر خانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی مرضی کے ماتحت جاری کیا۔ اور جہاں سینکڑوں نہیں ہزاروں من اناج کی ضرورت ہے۔ اور جو پہلے ہی سے نصف لاکھ کے قریب کا مقروض اور زیر بار ہے۔ اس پر جو اثر قحط سے پڑ سکتا ہے وہ نمایاں ہے۔ پھر قادیان میں ایک یتیم خانہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا اکثر حصہ محض وظائف سے پرورش اور تعلیم پا رہا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ میں بھی ایسے بچے ہیں۔ جو وظائف سے تعلیم پاتے ہیں۔ اس قحط سالی میں ان کے وظائف موجودہ کی شرح کسی صورت میں کفایت نہ کریگی۔ پھر جس قدر لوگ قادیان میں رہتے ہیں۔ ان سب کی حالت الا ماشاء اللہ کسی حالت میں غربا اور درویشوں سے کم نہیں۔ ان کے پاس اگر کچھ ہوتا ہے۔ تو وہ ہر تحریک میں بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جو لوگ ملازمت پیشہ ہیں۔ جن سے میری مراد اہلکار ہیں جو سلسلہ کے مختلف شعبوں میں قلیل تنخواہوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تنخواہوں کا پیمانہ پہلے ہی قلیل ہے۔ ان تمام حالات کو مد نظر رکھ کر اور پھر یہ دیکھ کر کہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بار برداری کے سامان بہت کم ہیں - ریلوے سٹیشن وہاں سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے - دوسری جگہ سے اناج اور دیگر اجناس کا آنا آسان بھی نہیں - سخت تشویش ہوتی ہے - کہ بہت جلد قادیان میں قحط کے لئے کوئی انتظامی کمیٹی قایم کر دینی چاہیئے - جو حالات حاضرہ پر غور کر کے کوئی عملی سکیم سوچے اور میں ناظر امور عامہ کو توجہ دلاتا ہوں - کہ ان کا فرض ہے - جلد سے جلد اس معاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر کے عملی سکیم قایم کریں - اور اگر ضرورت ہو تو وہ گورنمنٹ پنجاب کے وزراء سے بھی ملیں - اس لئے کہ بڑے شہروں میں انتظام جسقدر آسان ہوتا ہے - قصبات اور دیہات میں اسی قدر مشکلات ہوتے ہیں - اور ان مشکلات کا انسداد گورنمنٹ کی متحد امداد کے بغیر بہت مشکل ہوجاتا ہے ؛

میں نے گذشتہ سال بھی تحریک کی تھی - مگر افسوس ہے کہ اس پر پوری توجہ نہ کی گئی - اگرچہ اب بہت دیر ہوچکی ہے تاہم وقت باقی ہے - قادیان کی جماعت اور سلسلہ کی ضروریات کا اندازہ کر کے کم از کم آٹھ ماہ کے لئے کافی غلہ جمع کر لینا چاہیئے - اور یہ غلہ کچھ ضرور نہیں - کہ گیہوں ہی ہو - بلکہ ہر قسم کا غلہ ہو - اور ایک منتظم اور امین شخص خاص اس کام پر بطور کمشنر قحط مقرر کیا جاوے - سلسلہ احمدیہ کی منتظم جماعت کا کام انشاء اللہ ایسا ہوگا کہ گورنمنٹ کو بھی اس کی مدد کرنے میں دریغ نہ ہوگا - اور اس طرح پر وہ کل قادیان کے لئے قحط کا انتظام کر سکے گی - جیسا کہ انفلوئنزا کے ایام میں قادیان کے باہر سولہ سولہ میل تک جماعت نے ہاتھ لمبا کر دیا تھا ؛

غرض یہ وقت ہے - اب لمبی چوڑی تحریکوں اور تمہیدوں کا وقت نہیں - کام کرنے کا وقت ہے - اگر کوئی منتظم جماعت اس مقصد کے لئے قایم کر دی گئی - جس کی مجھے امید ہے تو اگر جماعت کے امدادی سرمایہ میں ایک ہزار روپیہ بطور قرض حسنہ دینے کو آمادہ ہوں - اور بیس روپیہ ماہوار آٹھ ماہ تک اس مقصد کے لئے دونگا - کہ غرباء جماعت کے لئے سستی قیمت یا بعض صورتوں میں قیمتاً غلہ مہیا کیا جاوے - پس میں اسی کے ساتھ اس تحریک کا آغاز کرتا ہوں -

امدادی سرمایہ کے لئے کم از کم دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے - تاکہ غلہ موجود رہے - اور غرباء کی اعانت کے لئے کم از کم پانچسو روپیہ ماہوار کے چندہ کی ضرورت ہے - کیا سلسلہ عالیہ احمدیہ میں پچیس احباب ایسے نہیں - جو بیس روپیہ ماہوار کی قربانی کریں اور دس ایسے بزرگ نہیں - جو امدادی سرمایہ کیلئے ایک ایک ہزار دیدیں - خدا کے لئے سب کچھ دیدینے والو پھر یہ وقت نہ ملے گا - جو سرمایہ امدادی ہوگا - وہ اصل سرمایہ داروں کو واپس کر دیا جائیگا - اور کم از کم مئی ۱۹۲۲ء تک وہ قحط کا انسداد کرنے والی جماعت کے پاس رہیگا - اور پانچسو روپیہ ماہوار کے چندہ سے کم از کم ایک سو آدمیوں کو قحط کی آفت سے بچایا جا سکے گا - خدا تعالےٰ ہمارے ارادوں میں برکت اور ہمت میں اخلاص دے - آمین

حضرت خلیفۃ المسیح تحریر فرماتے ہیں

" افسوس کہ یہ حالات میرے آنے کے بعد پیدا ہوئے - ورنہ میں یہ سفر ہی اختیار نہ کرتا - اور اب بھی اگر میرے گھر سے سخت بیمار اور سفر کے ناقابل نہ ہوتے - تو میں فوراً واپس آجاتا مگر اب اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا - جب تک کہ وہ سفر کے قابل ہو جائیں - اور ارشاد فرمایا ہے - کہ غرباء قادیان کو آٹا نرخ موجودہ سے ارزاں نرخ پر دیا جائے اور قادیان کے احباب کو بھی تحریک کی جائے - کہ وہ مساکین و یتامیٰ کا خاص خیال رکھیں - اور ان کو مدد دیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موپلوں کا فساد اور علماء اسلام کی خاموشی

جنوبی ہندوستان میں موپلوں نے جو فتنہ حال میں برپا کیا ہے۔ اور ہندوستان کے امن وسکون میں ایک موج تلاطم پیدا کی ہے۔ اس کے اسباب اور نتائج پر بحث کرنا اس وقت میرے زیر نظر نہیں۔ بلکہ میں اس فساد کے اس پہلو پر ایک نظر کرنا چاہتا ہوں جو اسلام پر حملے کی صورت رکھتا ہے۔ اور جس کو خاموشی سے دیکھنا ایک مذہبی جرم ہے۔ واقعات اور حالات نے بتایا ہے۔ کہ اس فساد میں موپلوں نے بعض یا اکثر ہندوؤں کو جبراً مسلمان کیا۔ اور ان کی چوٹیاں کاٹی ہیں۔ ایسے موقع پر علماءِ اسلام کا (جو ادنیٰ سی باتوں پر غریب مسلمانوں کے روپیہ کو تاروں کے ذریعہ اپنے احکام بھیجنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں) فرض تھا۔ کہ ان بدنام کنندہ نکونامے چند مسلمانوں سے بیزاری کا اعلان کرتے۔ اس لئے کہ وہ اسلام کے صریح احکام کے خلاف کر رہے تھے۔

اوّل۔ بغاوت اسلام کے نزدیک خطرناک جرم ہے۔ اور اس قسم کی لوٹ مار کی اجازت اسلام میں قطعاً پائی نہیں جاتی قرآن مجید تو بار بار ان اللّٰہ لا یحب الفساد۔ ان اللّٰہ لا یحب المفسدین اور الفتنۃ اشد من القتل کی ہدایت کرے یہ لوگ مسلمان کہلا کر ان صریح احکام کی خلاف ورزی کریں۔ اگر ان کی جہالت۔ خود غرضی اور دیوانہ پن سے یہ بعید نہ تھا۔ تو ایسے موقع پر علماءِ اسلام کا فرض تھا۔ کہ وہ احکام قرآنی اور ہدایات اسلام سے واقف کرتے۔ مولوی عبد الباری صاحب اور مولانا آزاد صاحب کی زبان برق کو کیا ہو گیا۔ ان کی خاموشی بتاتی ہے۔ کہ وہ ان حرکات کو جائز سمجھتے ہیں۔

دوم۔ قرآن مجید نے لا اکراہ فی الدین کی صاف تعلیم دی ہے۔ اور ہم آج تک دشمنان اسلام کے اس ذلیل حملے کا جواب دیتے آئے ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلایا گیا۔ مگر جنوبی ہندوستان کے ان دیوانوں نے اسلام کے پاک دامن پر یہ ایک دھبہ لگایا ہے۔ اور اب اپنے بد عمل سے دکھایا ہے۔ کہ اسلام کے لئے جبر استعمال کیا جاتا ہے اگرچہ کوئی سلیم الفطرت ایسے لوگوں کے عمل کو کوئی نظیر نہیں بنا سکتا۔ لیکن علماء اسلام کی خاموشی نے اس الزام کو قوی کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ جو نہایت شرمناک امر ہے۔

قطع تعلق کے حامی اور انتہا پسند اسلامی اخبارات نے بھی اپنی خاموشی سے اس بغاوت کی تائید کی ہے۔ جو خدا کے نزدیک ایک خطرناک جرم ہے۔ اگر فی الحقیقت ان کے وہ مطالبات جو وہ گورنمنٹ سے خلافت کے نام سے کرتے ہیں۔ اخلاص اور صداقت پر مبنی تھے۔ اگر صحیح صحیح ان کے اندر مذہب کے لئے ایک غیرت اور حمیت تھی۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ اس وقت وہ اس طرح پر خاموش رہتے۔ اظہار حق سے قاصر کے لئے نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کا جو فتویٰ ہے۔ ایسے فتویٰ دینے والے علماء بہتر جانتے ہونگے۔

غرض نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ کہ جنوبی ہندوستان کا یہ فساد صرف ہندوستان کے ایک حصہ کے امن وسکون کا ہی برہم زن نہیں ہوا۔ بلکہ مسلمان کہلانے والے لوگوں نے اسلام پر خطرناک حملہ کیا ہے

اور حامیان اسلام کہلانے والے علماء نے اپنی خاموشی سے اشاعت جبری اسلام کی تائید کی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جن کی زبان و قلم خدا کے خوف سے نہیں چلتی۔ اور جو اپنی شہرت اور نمائش کو امن شکن امور میں پسند کرتے ہیں۔ میری اس تحریر پر بھی نعل در آتش ہونگے۔ لیکن اگر ان کے سینہ میں غیور اور صداقت پسند دل ہے۔ تو وہ اس غلطی کا اعتراف کر کے آیندہ اسی قسم کی امن شکن کارروائیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے نہ صرف بیزاری کا اعلان کریں - بلکہ ایسے لوگوں سے کلیتہً علیحدگی اختیار کریں ؛

مکتوبات امام

اس عنوان کے نیچے اولوالعزم سیدنا فضل عمر خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مکتوبات وقتاً فوقتاً شایع کئے جائیں گے (انشاء اللہ العزیز) الحکم کی یہ نمایاں خصوصیت اور امتیاز رہا ہے - کہ اس نے ہمیشہ اوراق کو محفوظ کرنے کی سعی کی ہے - جن کی طرف دوسروں نے توجہ نہیں کی یا نکرنے کے برابر کی ہے - میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ان تمام محبوں اور خادموں سے (جن کو یہ سعادت اور عزت حاصل ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح انہیں اپنے ہاتھ سے مکتوب لکھتے ہیں) یہ التجا کرتا ہوں - کہ وہ ایسے تمام خطوط میرے پاس بھیجدیں - میں ان کی نقل لکھ کر اصل ان کو واپس کردونگا - بشرطیکہ ان کی یہ خواہش ہو - بعض اوقات ایک خیال وسوسہ کے رنگ میں آتا ہے - کہ خطوط کا اکثر حصہ پرائیویٹ ہوتا ہے - میری اپنی ذاتی رائے یہ ہے - کہ وہ لوگ جو مخلوق کی رہنمائی اور اصلاح کے لئے بھیجے جاتے ہیں - ان کی کوئی بات پرائیویٹ نہیں ہوتی اور یہ راز احادیث کے پُرغور مطالعہ سے بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے - بہرحال میں توقع کرتا ہوں - کہ احباب اس معاملہ میں بخل سے کام نہ لیں گے - اور ان گرانقدر معارف اور حقایق کے کاغذات کو اب پبلک میں آنے دیں گے ؛

میں ان مکتوبات کی اشاعت میں کسی خاص ترتیب کو مدنظر رکھوں گا - کیونکہ یہ کام کتابی صورت میں آنے پر موقوف ہے -

میں ایک ناگوار گذارش ان کتب فروش حضرات کی خدمت میں بھی کرونگا - جن کا آج کل زیادہ سے زیادہ کام یہ ہو رہا ہے - کہ اخبارات کے پرانے فایلوں سے مضامین لے کر بغیر اس امر پر غور کئے کہ وہ کس حد تک اس ترتیب سے مفید ہونگے چھاپ رہے ہیں - کہ از راہ کرم اس سلسلہ مکتوبات پر دست تصرف دراز نکریں مجھ اس میں قطعاً اعتراض نہ ہوگا - کہ اس سلسلہ کے ایک حد تک مکمل ہو جانے کے بعد اس کو کتابی صورت میں شایع کرنے کے لئے اگر کوئی صاحب کوشش کریں - تو میں خود ان کو انشاء اللہ دیدینے کو طیار رہوں گا ؛

فی الحال وہ اس سلسلہ میں میرا ہاتھ بٹائیں ادھوری اور نامکمل صورت کو وہ بھی پسند نکریں گے - تالیفات کا صیغہ بجائے خود ایک غور طلب مضمون ہو گیا ہے - جس پر الحکم کی بعض اشاعتوں میں خدا نے توفیق دی تو میں اپنی رائے کا اظہار کرونگا ؛

بہرحال سردست اس عنوان کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات درج ہونگے - جس مکتوب سے اس سلسلہ کو شروع کیا جاتا ہے - وہ ایک رئیس کے نام ہے -

اس مکتوب میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تڑپ کا پتہ لگے گا - جو آپ کو خدمت اسلام کی ہے - پھر اس مکتوب میں وہ راز بتایا گیا ہے جو ملی اور قومی فوائد کی حفاظت کا ذریعہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور امانت حقہ کا فلسفہ سمجھایا ہے - (ایڈیٹر)

مکتوب نمبر (۱)

مکرمی معظمی

السلام علیکم - آپ کا دوسرا خط ملا - اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو - اور آپ کی مشکلات کو دور فرما دے - آپ نے اپنے متعلق کوئی کام دریافت فرمایا ہے - سو میں آپ کو ایک کام بتاتا ہوں - اور وہ یہ ہے - کہ اس وقت لوگ اسلام سے سخت دور ہو رہے ہیں - اور اسلام ایک رسم رہ گیا ہے

آپ اسلام کی طرف توجہ فرماویں

او سچے مسلم بننے کی کوشش فرماویں - یہ کام گو آپ کا ہے مگر میرا ہی ہے - کیونکہ ہر شخص پسند کرتا ہے - کہ اس کے محبوب کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو - اور ہر ایک مسلم کا محبوب

اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہوتی ہے

اس زمانہ میں مسلمانوں میں سے جو امرا ہیں - ان کا خیال ہے کہ خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی عزت کی طرف توجہ کرنا غربا کا کام ہے - ہم لوگوں کو اپنے کام بہت ہیں اور غربا کا خیال ہے - کہ جن کو خدا تعالےٰ نے مال دیا ہے - وہ اس کی عبادتیں کریں - ہمیں اس کی عبادات سے کیا غرض ہے اس نے ہمیں کیا دیا ہے - ہمیں تو روزانہ روٹی کی فکر ہے - نتیجہ یہ ہے - کہ

خدا کا خانہ بالکل خالی ہے

حالانکہ جس قدر امرا پر اللہ تعالےٰ کا زیادہ احسان تھا اسی قدر ان کو دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی - اور جس قدر غربا زیادہ محتاج تھے - اسی قدر ان کو اس خزانوں کے مالک کے سامنے زیادہ جھکنا چاہیئے تھا - تا اس دنیا کی نعمتوں سے جس طرح وہ محروم رہ گئے ہیں - اگلے جہاں کے انعامات سے بھی محروم نہ رہ جاویں - دوسرا کام یہ ہے - کہ جہاں تک ہو سکے کوشش کریں - کہ آپ کے خاندان میں اتفاق پیدا ہو ....

بعض دفعہ ذاتی فواید کی قربانی ملی اور قومی فواید کی حفاظت کے لئے ضروری ہو جاتی ہے - اور ایسا انسان جو اس قربانی کو قبول کرتا ہے - شکست خوردہ نہیں

بلکہ فاتح سمجھا جاتا ہے

پس صلح اور آشتی کے طریق کو اختیار فرماویں - اور اپنے دیگر اقربا کو بھی اسی کی تحریک فرماویں - محبت جو کام کرتی ہے - نفرت اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتی - زمیندار دانہ کھیت میں ڈال کر کبھی نہیں خیال کرتا - کہ اس کو نقصان ہوا ہے - اس لئے جو شخص جماعت کے فوائد کے لئے خود کچھ نقصان بھی اٹھا لیتا ہے - اس کی قربانی بھی ضایع نہیں جاتی ٭

اللہ تعالےٰ ۔ ۔ ادائے امانت کا خاص طور پر حکم دیتا ہے - اور حاکم کی اطاعت بھی ایک امانت ہے اور ـــ

حکومت کی حفاظت بھی ایک امانت ہے

اور خاندان کی عزت کی حفاظت بھی ایک امانت ہے سو اس امانت کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھیں - اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو - اور ہر قسم کی مشکلات سے بچائے - اور اپنے فضلوں کا وارث فرما دے -

خاکسار مرزا محمود احمد

"مسیح ناصری کی قبر سری نگر میں"

"حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ سیر میں فرمایا تھا کہ اگر حضرت مسیح کی قبر کو کھولا جاوے - اور آپ کی نعش نکل آئے اور ہاتھ پاؤں پر صلیب کے نشانات ہیں تو مجھے اس قدر خوشی ہو کہ اگر کوئی شخص خوشی سے مر سکتا ہو - تو میں اس دن مر جاؤں [illegible]

(16)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد حاضرہ کی اسلامی دنیا

(نوٹ اور خبریں)

مجدد مائتہ حاضرہ مولوی عبدالباری اور مہاتما گاندھی کی اندھی تقلید

مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کی شخصیت بھی ایک پراسرار ہستی ہے۔ مولانا ممدوح کی مساعی جملہ حصول امارت و امارت سے مخفی نہیں۔ جنوبی ہندوستان میں جو جمعیۃ العلماء کا اجلاس گذشتہ مارچ میں ہوا ہے۔ آپ کو اس جلسہ کی صدارت کی عزت حاصل تھی۔ خطبہ صدارت میں آنحضرت اپنے مجدد ہونے کا دعوے فرمایا۔ اور تجدید کی حقیقت صرف اس قدر بتائی۔ کہ

"شریعت اسلامیہ کے اہم ترین مسایل کو مسلمانوں اور علماء کے درمیان پیش کرنا ایک بہت بڑی تجدید ہے۔ جس کی ضرورت تھی۔ اور خداوند عالم اس خدمت کو کسی سے لیتا۔ اس کا احسان ہے کہ اس نے اس خدمت میں مجھ کو ممتاز مرتبہ عطا فرمایا۔ اور میری وساطت سے میرے دونو مقصود حاصل ہوئے۔"

یہ کھلا دعویٰ تجدید ہے۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ کہ دعوے صحیح ہے یا غلط ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ مولانا آزاد کریں گے۔ جن کی صدارت یا معنوی امارت جناب مجدد فرنگی محلی کو مسلّم ہے۔ لیکن مجھ کو صرف اس قدر دکھانا ہے کہ مجدد حاضرہ اپنے معتقدات کو مہاتما گاندھی کی قربان گاہ پر ذبح کر چکے ہیں۔ چنانچہ علی برادران کی گرفتاری کے متعلق جو خیالات بذریعہ تار مجدد لکھنوی نے ظاہر کئے ہیں۔ ان میں بتایا ہے۔ کہ

"میں دنیا کی تمام کائنات کو اور اس جہان میں رہنے والے کو حاضر ناظر سمجھ کر کہتا ہوں۔ کہ ملک کے کچھ حصوں میں جو تشدد ہوا ہے۔ ان سے ان کا کچھ تعلق نہیں۔ (یعنی علی برادرز کا ایڈیٹر) میں تشدد اور سختی کی تہ دل سے تائید کیا کرتا تھا۔ اور اس کو ایک مذہبی فرمان سمجھتا تھا۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے خیالات میں تبدیلی کا باعث عدم تشدد کے یہ تینوں رہنما ہیں۔ میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ دنیا کا کوئی لالچ یا خوف مجھ کو میرے عقیدہ سے نہیں بدلا سکتا تھا۔ لیکن گاندھی جی کی عاقلانہ اور علی برادران کی صدق دل نصیحتوں نے میرے خیالات میں تبدیلی پیدا کر دی۔" (بندے ماترم ۷ ستمبر)

مولوی عبدالباری صاحب کے آئے دن کے برقی خیالات (جو برٹش گورنمنٹ کو مسلمانوں سے بدظن کرنے کا بہترین آلہ ہو سکتے ہیں) ہندوستان کے مسلمانوں کو بھول نہیں گئے۔ جنوبی ہندوستان کی جماعت علماء کے سامنے اعلان ابھی تازہ ہے۔ اور یہ تازہ ترین افکار نہیں۔ جو ۳ ستمبر کو برقی پیام کے ذریعہ شایع کئے گئے ہیں مولوی عبدالباری صاحب تشدد کو مذہبی فرمان یقین کرتے تھے۔ اور اسی بنا پر آپ نے مختلف قسم کے دھمکی آمیز پیام شایع کئے تھے۔ لیکن چودھویں صدی کے لکھنوی مجدد ان اعتقادات کو باوجود مذہبی فرمان ہونے کے مہاتما گاندھی اور علی برادران کی نصیحت پر

قربان کرنے کو طیار ہیں

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا۔ ترک موالات کے حامی اخبارات اور اندھی تقلید کرنے والے ہٹ دھرمی کے بننے کے پوجاری مجھ کو جس قدر گالیاں چاہیں دیں۔ لیکن خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے رہنماؤں سے آگاہ کریں۔ کہ یہ جاہ طلب ہستیاں (جو علماء کے رنگ میں شریعت اسلامیہ کی ہتک کر کے مسلمانوں کو صراط مستقیم سے دور پھینک رہی ہیں) اس قابل نہیں ہیں۔ کہ ان کی کسی بات کو سند اور دستور العمل قرار دیا جاوے۔ کیا چودھویں صدی کا مجدد ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جو مذہبی معتقدات کو سیاسی قربان گاہ پر ذبح کر دے۔

کاش مولوی عبد الباری صاحب قرآن مجید میں فکر کرتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں غور کرتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ

اسلام ہی دنیا میں امن و سلامتی کا دین ہے جو جبر و تشدد کا سخت دشمن اور صلح اور آشتی کا بے نظیر واعظ و رہنما ہے۔ اور اس زمانہ کا مجدد و مہدی اسوجہ سے سلامتی کا شہزادہ اور امن کا علم بردار ہے

مسلمانو! خدا کے لئے غور کرو۔ اور ان بھڑکانے والی ہستیوں سے علے الاعلان بیزاری کا اظہار کر دو۔ کہ اسلام کو بدنام اور مسلمانوں کو گمراہ کرتی ہیں ؛

خلافت اور کانگریس تحریک کے ساتھ اکثر دغاباز میدان عمل میں آگئے ہیں

روزنامہ سیاست ۲ ستمبر کی اشاعت میں ایک دغاباز مولوی کا حشر" کے عنوان سے رقمطراز ہے۔ کہ

"پچھلے دنوں اخبارات میں یہ شایع ہوا تھا۔ کہ حکیم مو ی حاجی عبد الکریم صاحب نے مولانا شوکت علی کے پان چھالیہ اور سرمایہ خلافت کے کے لئے چار سو روپیہ اڑالئے تھے۔ اس کے متعلق مہاتما گاندھی نے بھی عدالت میں گواہی دی تھی اب معلوم ہوا ہے۔ کہ جھگاؤں کے مجسٹریٹ نے ان مولوی حاجی اور حکیم صاحب کو دو مہینے کے لئے جیل خانہ بھجوا دیا ہے۔

جب سے خلافت اور کانگریس کمیٹیوں کی تحریک کا سلسلہ سرگرمی سے شروع ہوا ہے اکثر دغاباز میدان عمل میں نمودار ہو گئے ہیں۔ جو مان نہ مان میں تیرا مہمان کے مطابق خواہ مخواہ قومی کارکن بننے اور ناواقف لوگوں کو لوٹنے بیٹھتے ہیں"

مجھ کو اس اقتباس پر کسی ریمارک کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کی موجودہ حالت خود عیاں ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی کا اعلان حفاظت اسلام

مرکزی خلافت کمیٹی کی طرف سے گورکھپور کے ایک زمیندار کے گرانقدر عطیہ پچاس ہزار پر ایک اعلان کیا گیا ہے۔

انگورہ گورنمنٹ اس وقت یونانیوں کے مقابلہ میں موت زیست کی کشاکش میں ہے۔ کمیٹی کو یقین ہے۔ کہ خدا سے ڈرنے والے دولت مند مسلمان جن میں والیان ملک بھی شامل ہیں موجودہ صورت حال کی نزاکت کو محسوس کر کے اسی قسم کے عطایا دینے میں حصہ لیں گے۔ اور اس طرح (اس) امر کا فیصلہ کریں گے۔ کہ آیا صلیب باقی رہنے والی ہے یا ہلال ؛

مسلمانوں کو اسلام کی حفاظت کرنا ہے۔ ترکوں کی نہیں۔ ہندوستانی مسلمان دیگر ممالک کے مسلمانوں سے زیادہ مضبوط حالت میں ہیں۔ اس لئے ان کی مذہبی ذمہ داریاں اور پابندیاں دیگر مسلمانوں سے نسبتاً زیادہ ہیں۔ ہر مسلمان پیغمبر کے سامنے اس کا جواب دہ ہوگا۔ اگر وہ اسلام کو برباد ہونے دیگا اور اس کے تحفظ کے لئے کوئی کوشش نہ کرے گا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی خلافت کمیٹی کے اس اعلان کا تعلق جہاں تک اسلام کی حفاظت سے ہے۔ کسی مسلم کو اس کی تائید اور عملی نصرت سے انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ تحفظ اسلام کے لئے جس قدر قربانی کی بھی ضرورت ہو۔ انہیں اس کے لئے اخلاص کے ساتھ طیار رہنا لازمی ہے۔ لیکن میں نہایت ادب سے مرکزی کمیٹی سے دریافت کرونگا۔ کہ تحفظ اسلام کا کس قدر کام خود ہندوستان میں ضروری ہے۔ لاکھوں آدمی راجپوتانہ اور سنٹرل انڈیا۔ اور ہندوستان کے دوسرے حصص میں ہیں۔ جو مسلمان ہیں۔ مگر اسلام کی حقیقت سے تو در کنار عام عقاید اور ارکان سے بھی محض ناواقف ہیں۔ اور تو اور خود تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو حقیقت اسلامیہ سے نہ صرف ناواقف ہیں۔ بلکہ اس پر معترض ہیں۔ عملی حقیقت تو دور کی بات ہے۔ یہ تو ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان لوگوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہو چکی ہے۔ جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے۔ اور آج وہ

صلیب کے علم بردار ہیں

اور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بیجا کی سے اعتراض اور حملے کرتے ہیں۔ اس آگ کو جو گھر میں لگ چکی ہے۔ قریب ہے۔ دیکھ کر بھی اگر ہمارے دلوں میں رقت اور اثر پیدا نہیں ہوتا۔ تو انگورہ کی گورنمنٹ کی حفاظت کا سوال قابل غور ہو جاتا ہے۔ نہایت ظلم ہوگا اگر ہماری نیت پر حملہ کیا جاوے۔ اگرچہ مرکزی خلافت کمیٹی اعلان کرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام کی حفاظت کرنا ہے ترکوں کی نہیں۔ مگر میرے نزدیک ترکوں کی بہ حیثیت ان کے مسلم ہونے کے ممکن اور جائز مدد کرنا بھی گناہ نہیں۔ بایں ہمہ یہ کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ موجودہ تحریک ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی حس اور غیرت دینی کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ کیونکہ تحفظ اسلام محض انگورہ گورنمنٹ کی مالی امداد کا مترادف سمجھ لیا گیا ہے ٭

اصل تحفظ اسلام یہ ہے۔ کہ ہم اپنے اعتقادی اور عملی نمونہ سے اسلام کی صداقت کا اعلان کریں اور ہندوستان میں جس قدر اسلام سے ناواقف محض نام کے مسلمان ہیں۔ ان میں اسلامی عقائد و ارکان کی علمی اور عملی حس پیدا کریں اور وہ جو کسی ایک یا دوسری وجہ سے اسلام سے برگشتہ ہو چکے ہیں۔ انہیں اسلام میں داخل کرنے کے لئے دلائل اور عملی آثار کے ذریعہ زور لگائیں۔ صلیب پرستی۔ اور مردہ پرستی کو جن غلط عقائد کے ذریعہ مدد دے رہے ہیں ان سے علے الاعلان بیزاری کا اظہار کریں۔ اگر آپ کی کوششیں اور ہمتیں اسی طرف منعطف ہو جائیں۔ تو

یقیناً صلیب پرستی کا مذہب ہلاک ہو جائیگا

تحفظ اسلام مذہب کی حفاظت کا نام ہے۔ اور مذہب کی حفاظت شور و شر اور جوش پھیلانے والی تقریروں سے نہیں ہوسکتی۔ بلکہ خود عملی نمونہ اسلام کے بننے سے ہوگی اس شور و شر کا نتیجہ اسلام کے حق میں قطعاً مفید نہیں اس نسخہ کو جو بے کار ثابت ہو چکا ہے چھوڑ کر اپنی توجہ اشاعت اسلام کی طرف لگاؤ کہ یہی بابرکت اور امن کی راہ ہے

کیا مرکزی کمیٹی اس اخلاص و صداقت کی آواز پر توجہ کرے گی؟ دیدہ باید

رسالہ احمدی خاتون جلد شائع ہوگا

احباب کو معلوم ہے۔ کہ خواتین کی علمی و عملی رہنمائی کے لئے رسالہ احمدی خاتون جاری کیا گیا تھا۔ بوجوہات کچھ عرصہ نہ نکل سکا۔ اب انشاء اللہ بہت جلد یہ رسالہ نکلے گا۔ اور امید ہے کہ آئندہ باقاعدہ خریداروں کے پاس پہنچا کرے گا ٭ ناظرین خریداری میں توجہ فرماویں

کتب خانہ تالیف و تصنیف - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلحدیث کی کارگزاری

ایک شخص عبداللہ نام ساکن گھوڑے واہ کی بابت اہل حدیث میں اعلان ہوا ہے۔ کہ وہ احمدیت سے تائب ہو گیا۔

معلوم نہیں۔ کہ اس اعلان کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو پہلے بہت عرصہ ہوا قادیان میں درزی کا کام کرنے کے لئے آیا تھا۔ جیسا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ کسی جگہ کام چلتا دیکھ کر دوکان کھول دیتے ہیں۔ یہاں بعض لوگوں کا روپیہ ابتک اس کے ذمے ہے۔ اور وہ علیٰ چلا گیا۔ چونکہ وہ نماز نہ پڑھتا تھا۔ نہ چندہ دیتا اس لئے ہم نے اسے کہہ دیا۔ کہ تم کوئی احمدی نہیں ہو۔ جتنے کہ ہمارے ساتھ کبھی عید بھی نہیں پڑھی۔ سو مدت سے ہم اسے احمدی نہیں جانتے۔ اور نہ وہ احمدیت کا مدعی تھا۔ بس اگر ایسے ایسے آدمی اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ اور آپ کی گروہ کا شرف بڑھاتے ہیں۔ جو نہ نمازی ہوں نہ روزے کے پابند اور لوگوں کا مال کھا جائیں۔ تو آپ کو مبارک ہوں۔

الراقم۔ محمد اسمٰعیل نمبردار۔ موضع بگول۔ متصل گھوڑے واہ۔
ضلع امیدوار احمدی رہا تھا

گئو ہتیا کی ذمہ واری

اس عنوان سے روزانہ کیسری لکھتا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب نے اپنے ایک لیکچر میں آسام کہا تھا۔ کہ بہت حصہ گئو ہتیا کی ذمہ واری ہندوؤں پر عاید ہوتی ہے۔ کیونکہ جو گائیاں قتل کے لئے خریداری جاتی ہیں۔ وہ عام طور پر ہندوؤں کے گھروں سے آتی ہیں۔ جب ہم نے اس مضمون کا مطالعہ کیا۔ تو ہمیں اس میں بہت کچھ مبالغہ نظر آیا۔ لیکن واقعات نے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچا دی۔ کہ درحقیقت جو کچھ مولانا محمد علی نے کہا ہے۔ وہ راستی پر مبنی ہے۔ ابھی چند دن کی بات ہے۔ کہ لاہور میں چھ حلوائی گھی میں گائے کی چربی ملاتے ہوئے پکڑے گئے۔ انہوں نے اپنے جرم کا اقبال کر دیا۔ اور یہ پتہ لگا۔ کہ وہ عرصہ چار سال سے لاہور کے ہندؤں کا دہرم نشٹ کرتے رہے تھے۔ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ لاہور میں اس قسم کے اور کتنے بے ایمان حلوائی موجود ہیں۔ جو کہ چند ٹکوں کی خاطر لوگوں کا دہرم ناش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں۔ وہ اس قسم کے نہیں ہیں۔ جن کو عبرتناک کہا جا سکے۔ ان لوگوں کے جرائم نہیں ہیں۔ بلکہ پاپ کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے۔ لاہور کی پبلک کا مقدم فرض ہے۔ کہ وہ ان کے خلاف سخت ترین نوٹس لے۔ لاہور کی سناتن دہرم سبھا اور دیگر گئو رکھشک سوسائٹیوں کو اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ اور ان بے ایمان حلوائیوں کو نہ صرف ہندو جاتی سے ہی علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ بلکہ ان کے ساتھ چھونے تک سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

تنسیخ قانون مطابع

سر ولیم ونسنٹ نے اجازت چاہی ہے۔ کہ قانون مطابع ۱۹۱۰ء اور قانون اشتعال جرائم بذریعہ اخبارات ۱۹۰۸ء کی تنسیخ کا مسودہ پیش کریں۔ اور ایڈیٹروں کی ذمہ داری کے متعلق اور طبع کنندہ اور شایع کنندہ کے درج رجسٹر کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے متعلق تجاویز پیش کریں۔ یہ بل دراصل کمیٹی قانون مطابع کی رپورٹ ہے۔ جو عرصہ سے پبلک کے سامنے ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ایڈیٹر کے نام لکھنے پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس پر منتخب کمیٹی جس کے سپرد یہ مسودہ کیا جائے گا۔ ضرور غور کرے گی۔ اس مسودہ کی رو سے مقامی حکومت اور حکام چنگی و ڈاک خانہ باغیانہ کاغذات کو ضبط کر سکتے ہیں اور "باغیانہ" ہونے کا ثبوت دینے کا فرض گورنمنٹ پر عاید ہوگا۔ جنگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ڈاک خانہ کے ضبط کرنے پر مقامی حکومت میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ جس کے بعد ہائی کورٹ میں مرافعہ دائر ہو سکتا ہے۔ ہائی کورٹ کو اختیار ہے۔ کہ ضبطی کے حکم کو منسوخ کر دے۔ اس مسودہ کی رو سے اخبار کی دو کاپیاں مفت گورنمنٹ کو دے گا۔ ایسا نہ کرنے کی حالت میں پچاس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کا نام ناجائز پر بطور مدیر اخبار درج ہو۔ تو وہ اس علم حاصل کرنے سے دو ہفتہ کے درمیان ایک مجسٹریٹ کے سامنے اپنا بیان داخل کر سکتا ہے۔ اور دفعات ۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔ قانون مطابع کے ماتحت سزا ۶ ماہ تک گھٹا دی جائے گی۔

ہوم ممبر کو یہ مسودہ پیش کرنے کی اجازت دی گئی ؛

طلاق ضرورت کے وقت جائز ہے

ایک اخبار میں دیکھا۔ کہ انگلستان یا کسی دوسرے حصہ یورپ میں پہلے یہ رواج تھا۔ کہ جب عیسائی عورت اور عیسائی مرد کا نکاح ہوتا تھا۔ تو عورت سے بھی وفاداری شوہر کی قسم لی جاتی تھی۔ ان دنوں ایک نکاح میں جب عورت منکوحہ سے یہ قسم لی گئی۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں شوہر کی وفاداری کی قسم نہیں کھاؤں گی۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ شوہر اس پر بھی رضامند ہو کر بیوی کو ہنی مون کے واسطے لے گیا ؛

ہمارے رائے میں شوہر اور عورت سے نکاح کے وقت قسم لینا بھی درست نہ تھا۔ ان قسموں پر دونوں میں سے کون رہتا ہے۔ لوگ طلاق پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ کیوں لی اور دی جاتی ہے۔ عدم طلاق ہی کی وجہ سے یورپین نکاحوں میں یہ روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ اسلام نے ضرورت پر طلاق کی یہ گنجائش بھی اجازت دی ہے۔ کیونکہ ایسی ضرورت ہر مقام میں پڑ جاتی ہے۔ جن قوموں میں طلاق نہیں ہے۔ ان میں بھی میاں بیوی کی ناچاقی کے سبب سپریٹ ہوتا رہتا ہے۔ طلاق نہ سہی۔ یہی سہی۔ صدہا اس قسم کی نظریں مل سکتی ہیں۔ کہ میاں بیوی دونوں جداگانہ رہتے ہیں۔ عیسائیوں میں بہ پابندی چند شرائط طلاق مشروع ہے۔ لیکن انگلستان اور فرانس میں اب تو بات بات پر طلاق ہوتی ہے۔ اور ملک و قوم کے لوگ دن بدن اس طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ ایک اخبار میں دیکھا کہ ایک شوہر نے بوجہ ناداری کے ۱۷ سال کے بعد عدالت میں طلاق کا دعویٰ کیا تھا۔

اسلام کے نشانوں پر اعتراض کرنے سے کون سی کسی کو روک سکتا ہے۔ مگر ذرا غور سے اگر ہم مختلف جماعتوں اور لوگوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ثابت ہو جائیگا۔ کہ ضرورت پر اس کی بھی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے۔ یہ بھی ایک علاج ہی ہے۔ جو اسلام نے بتایا ہے۔ اب تو یورپ میں بھی ایک ایک سال میں صدہا تک نوبت طلاق کے دعاوی کی پہنچ جاتی ہے عورتیں جداگانہ زندگی بسر کرتی ہیں۔ اور طلاق عدالتوں میں ہی ہیں۔ مگر پھر بھی اسلام کا قانون زیر بحث ہی رہتا ہے۔ حالانکہ طلاق واجبی نہیں ضرورتاً ہاں سخت ضرورت پر دی جاتی ہے۔ جب کوئی سپریٹ کرتا ہے تو مضائقہ ندارد۔ اور جب مسلمان طلاق دیتا ہے۔ یا عورت طلاق لیتی ہے۔ تو وہ تو تہذیب اور اخلاق کے خلاف ہوگا۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا (دیکیل)

امریکہ والوں کی شہادت شراب خانہ خراب پر

مسٹر پی سٹے نے شکریہ کے بعد کہا۔ کہ میں اس ملک میں اسلئے نہیں آیا۔ کہ آپ کے اندرونی سیاسی معاملات میں دخل دوں۔ بلکہ صرف یہ بتانے کہ صنعت شراب کی قطعی مخالفت سے میرے ہموطنوں کو کتنی بڑی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اور دنیا کے دیگر ممالک بھی اگر ایسا کریں۔ تو انہیں کیا کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے براعظم امریکہ کے متعلق اپنے تجربہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ ممانعت شراب سے قبل امریکہ بے شمار قومی قرضوں کے بوجھ سے دبا ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد سے نہ صرف اس نے اپنے قرضے ادا کر دیئے ہیں ۲

ہے بلکہ اس قدر بچا لیا ہے۔ کہ اب اس کا بہت سا روپیہ دوسروں کے ذمہ قرض ہے۔ آخر میں آپ نے حاضرین پر زور ڈالا۔ کہ شراب پینا بالکل ترک کر دیں۔ جو ہندوستان میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے ؛